سوال

(18) مرتد کی توبہ عندالشرع مقبول ہے یا نہیں؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو شخص مسلمان دین اسلام کو چھوڑ کر اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیب وتکذیب کر کے مرتد یعنی عیسائی ہو پھر اسی طرح عرصہ مدیدہ تک قرآن و پیغمبر علیہ السلام کی تسبیب وتکذیب کرتا رہا ہو اور امہات المومنین وصحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے حق میں کلمات بے ادبانہ اور نعوذ باللہ منہما واسطے ترویج دینے اس دین کے قصص ماضیہ کاذبہ مثل قصہ قذف صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا خلط مع خلط صدکز بہائے دیگر بیان کرتا رہا ہو اور بعد اس مدت مدیدہ کے مطابق رواج توبہ کر کے دائرہ اسلام میں داخل اور زمرہ مسلمین میں شامل ہونا چاہیے تو اس کی توبہ عندالشرع مقبول ہے یا نہیں۔ بینوا توجروا۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ان الحکم الا اللہ صورت مرقومہ میں ایسے شخص پر تین وجوں سے کفر عائد ہوتا ہے اول بسبب گالی دینے کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔

"وقال محمد بن سحنون: أجمع العلماء علی أن شاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المتنقص لہ کافر، والوعید جار علیہ بعذاب اللہ لہ، وحکمہ عندالأمة القتل ومن شک فی کفرہ وعذابہ کفر" [1]

دوویم بسبب تبدیل دین کے: اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإِسلـٰمِ دينًا فَلَن يُقبَلَ مِنهُ وَهُوَ فِى الءاخِرَةِ مِنَ الخـٰسِرينَ ٨٥ ... سورة آل عمران[2]

سویم بسبب معبود ماننے کے عیسیٰ علیہ السلام کو اور قائل ہونے تثلیث کے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لَقَد كَفَرَ الَّذينَ قالوا إِنَّ اللَّهَ هُوَ المَسيحُ ابنُ مَريَمَ ٧٢ ... سورة المائدة[3]

لَقَد كَفَرَ الَّذينَ قالوا إِنَّ اللَّهَ ثالِثُ ثَلـٰثَةٍ وَما مِن إِلـٰهٍ إِلّا إِلـٰهٌ وٰحِدٌ... ٧٣ ... سورة المائدة

ان تین وجهوں میں ایسا شخص واجب القتل ہے اول بسبب گالی دینے کے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو :

" عن أبي برزة قال : "كنت عند أبي بكر رضی اللہ عنہ فتغيظ على رجل فاشتد عليه فقلت :تأذن لي يا خليفة رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم أضرب عنقه قال : فأذهبت كلمتي غضبه فقام فدخل فأرسل إلي فقال : ما الذي قلت آنفا؟ قلت : ائذن لي أضرب عنقه قال : أكنت فاعلا لو أمرتك؟ قلت : نعم قال : لا والله ما كانت لبشر بعد رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم ". (رواه ابوداؤد)[4]

"قال ابن المنذر رحمه الله : "أجمع عامة أهل العلم على أن من سب النبي صلی اللہ علیہ وسلم عليها لقتل "انتهى

سوئم بسبب ترک وتبدیل دین کے :

عن ابن عباس رضی اللہ عنہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم "من بدل دينه فاقتلوه"

عن ابنِ مسعودٍ- رَضِيَ اللهُ عَنهُ- قالَ : قالَ رسولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : «لا يَحِلُّ دَمُ امرِئٍ مُسلِمٍ يَشهَدُ أن لا إلهَ إلا اللهُ وأنِّي رسُولُ اللهِ إلا بإحدى ثلاثٍ : الثَّيِّبِ الزَّاني، والنَّفسِ بِالنَّفسِ، والتَّارِكِ لِدِينِهِ المُفارِقِ لِلجَماعَةِ") . رواه البخاريُّ ومسلمٌ)[5]

ابن رجب نے اس حدیث کی شرح میں لکھا ہے :

"وأما ترك الدين ومفارقة الجماعة فمعناه الارتداد عن دين الاسلام "[6]

"واتفقوا على أن المرتد عن الإسلام يجب عليه القتل "[7]

چہارم بسبب شرک کے۔

فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِينَ حَيْثُ وَجَدْتُمُوهُمْ 0 ... سورة التوبة

جس شخص میں یہ مذکورہ بالا وصف ہوں بحکم قرآن وحدیث وباتفاق صحابہ رضوان اللہ عنھم اجمعین وتابعین رحمۃ اللہ علیہ وائمہ اربعہ رحمۃ اللہ علیہ (یعنی امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وامام مالک رحمۃ اللہ علیہ وامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ وامام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ) جیسا کہ اوپر ذکر ہوچکا کافر واجب القتل ہے۔ اب رہی یہ بات کہ یہ شخص مذکور توبہ کرکے اپنی باقی زندگی کو دائرہ اسلام میں بآرام گزارنا چاہے تو اس کی توبہ قبول کرکے اسلام اس کو پناہ دیتا ہے یا نہیں فاقول وباللہ التوفیق جو شخص موصوف باین اوصاف ثلثہ کہ جن میں ایک سب نبی بھی ہے ہو اس کو اسلام ہرگز پناہ نہیں دے گا بلکہ حداً اس کے قتل کے درپے ہوگا۔

"قال أبو بكر بن المنذر : أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي صلی اللہ علیہ وسلم : «يقتل »، وممن قال ذلك : مالك بن أنس، والليث، وأحمد، وإسحق، وهو مذهب الشافعي قال القاضي عياض : وبمثله قال أبو حنيفة وأصحابه، والثوري وأهل الكوفة والأوزاعي وقال محمد بن سحنون "[8]

فتاویٰ بزازیہ میں ہے :

اگر کوئی آدمی کسی نبی کو گالی دے کر مرتد ہوا ہو تو اس کو حد کے طور پر قتل کیا جائے اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔ اشباہ میں ہے کہ مست آدمی اگر اسلام کا انکار کرے تو اسے مرتد نہیں کہا جائے گا اور اگر مست آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے کر مرتد ہوا ہو تو اس کو قتل کردیا جائے گا اور اس کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

اور صاحب فتح القدیر شارح ہدایہ نے لکھا ہے :

جو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق دل میں بغض رکھے وہ مرتد ہے اور گالی دینے والا تو بطرح اولی مرتد ہوگا ہمارے نزدیک اس کو حد کے طور پر قتل کیا جائے اگر توبہ کرے تو

بھی اس کو قتل کیا جائے بمسوط میں ہے اس کو قتل کیا جائے یا زندہ رکھ کر سزا دی جائے لیکن اس کی توبہ قبول نہ کی جائے امام کو اختیار ہے کہ خواہ اسے سولی دے یا قتل کرے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے یا عیب لگائے یا ان کی شان گھٹائے اسے قتل کر دیا جائے خواہ مسلمان ہو یا کافر اگر وہ توبہ کرے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے۔ امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے "صارم المسلول" میں حنابلہ کا بھی یہی مذہب بیان کیا ہے۔ ابو خطاب نے کہا اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر تہمت لگائے تو اس کی توبہ بھی قبول نہ کی جائے۔

شرح در مختار میں ہے :

حنابلہ کا مذہب بھی مالکیہ کے قریب قریب ہے امام احمد کہتے ہیں کہ اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور آپ کی والدہ پر اگر تہمت لگائے تو بھی توبہ قبول نہ کی جائے۔

تو معلوم ہوا کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے کر مرتد ہو جائے تو اس کی توبہ قبول نہیں بلکہ اس کی حد قتل ہے یہی مذہب ہے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اور اسی طرف گئے ہیں مالکیہ وشافعیہ وحنابلہ مع اپنے ماموں کے اور یہی مسلک ہے امام لیث بن سعد واسحاق بن راہویہ کا اور اسی کو اختیار کیا ہے۔ امام ابن ہمام وصاحب بزازیہ نے حنفیہ میں سے فقط۔

جواب الجواب۔ شخص مذکور کے جمیع افعال سے اگرچہ ایک فعل سب نبی ہے تو بھی اس کی توبہ عند الشرع مقبول ہے اور یہ بات بیسیوں آیات واحادیث سے ثابت ہے ونیز فقہ میں اس کے لیے متعدد شہادتیں موجود ہیں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں :

فَمَن تابَ مِن بَعدِ ظُلمِهِ وَأَصلَحَ فَإِنَّ اللَّهَ يَتوبُ عَلَيهِ إِنَّ اللَّهَ غَفورٌ رَحيمٌ ٣٩ ... سورة المائدة

یعنی پھر جو کوئی توبہ کرنے کے بعد ظلم اپنے کے اور نیکی کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے"

صحیح مسلم میں ہے :

"وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: (مَن تابَ قَبلَ أَن تَطلُعَ الشَّمسُ مِن مَغرِبِها، تابَ اللَّهُ عَلَيهِ)" (مشكوة شريف باب الاستغفار والتوبة)

"یعنی ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص توبہ کرے قبل اس کے کہ آفتاب پچھم سے طلوع ہو تو اللہ اس کی توبہ قبول کرتا ہے ان دونوں آیت وحدیث میں کسی خاص گناہ کرنے والے کا ذکر نہیں ہے بلکہ دونوں میں من کا لفظ واقع ہے جو ہر گناہ کرنے والے کو شامل ہے۔ لہذا مطلب یہ ہوا کہ جو شخص توبہ کرے خواہ سب نبی کرنے والا ہو یا کوئی اور گناہ کرنے والا تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے پس ان دونوں دلیلوں سے سب نبی کرنے والے کی توبہ کا قبول ہونا ثابت ہوا۔ یہ دو دلیلیں قرآن وحدیث سے نمونہ کے طور پر بیان کی گئی ہیں اب چند شہادتیں فقہ سے بیان کی جاتی ہیں۔

شہادت اول۔ رد المختار صفحہ 449 جلد 3 حاشیہ در مختار میں ہے :

[9] "قال الإمام خاتمة المجتهدين الشيخ تقي الدين السبكي في كتابه (السيف المسلول على من سب الرسول) : حاصل المنقول عند الشافعية أنه متى لم يسلم قتل قطعا ومتى أسلم، فإن كان السب قذفا فالأوجه الثلاثة هل يقتل أو يجلد أو لا شيء، وإن كان غير قذف فلا أعرف فيه نقلا للشافعية غير قبول توبته وللحنفية في قبول توبته قريب من الشافعية، ولا يوجد للحنفية غير قبول التوبة. وأما الحنابلة فكلامهم قريب من كلام المالكية والمشهور عن أحمد عدم قبول توبته وعنه رواية بقبولها فمذهبه كمذهب مالك سواء، هذا تحرير المنقول في ذلك اه ملخصا، فهذا أيضا صريح في أن مذهب الحنفية القبول وأنه لا قول لهم بخلافه"

اس روایت سے ثابت ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ شخص مذکور کی توبہ قبول ہوگی۔

شہادت دوم۔ نیز ردالمختار صفحہ 449 جلد 3 میں ہے :

"وقد سبقه الى نقل ذلك أيضا شيخ الإسلام تقي الدين أحمد بن تيمية الحنبلي في كتابه [الصارم المسلول على شاتم الرسول صلى الله عليه وسلم] كما رأيته في نسخة منه قديمة عليها خطه حيث قال : وكذلك ذكر جماعة آخرون من أصحابنا أي الحنابلة أنه يقتل ساب الرسول صلى الله عليه وسلم ولا تقبل توبته سواء كان مسلما أو كافرا ، وعامة هؤلاء لما ذكروا المسألة قالوا خلافا لأبي حنيفة والشافعي وقولهما أي أبي حنيفة والشافعي وإن كان مسلما يستتاب ، فإن تاب وإلا قتل كالمرتد وإن كان ذميا ، فقال أبو حنيفة لا ينتقض عهده ثم قال بعد ورقة قال أبو الخطاب : إذا قذف أم النبي صلى الله عليه وسلم لا تقبل توبته ، وفي الكافر إذا سبه ثم أسلم روايتان وقال أبو حنيفة والشافعي : تقبل توبته في الحالين اهـ ثم قال في محل آخر قد ذكرنا أن المشهور عن مالك وأحمد أنه لا يستتاب ولا يسقط القتل عنه ، وهو قول الليث بن سعد .وذكر القاضي عياض أنه المشهور من قول السلف وجمهور العلماء ، وهو أحد الوجهين لأصحاب الشافعي وحكي عن مالك وأحمد أنه تقبل توبته ، وهو قول أبي حنيفة وأصحابه ، وهو المشهور من مذهب الشافعي بناء على قبول توبة المرتد .
فهذا صريح كلام القاضي عياض في الشفاء والسبكي وابن تيمية وأئمة مذهبه على أن مذهب الحنفية قبول التوبة بلا حكاية قول آخر عنهم ، وإنما حكوا الخلاف في بقية المذاهب ، وكفى بهؤلاء حجة لو لم يوجد النقل كذلك في كتب مذهبنا التي قبل البزازي ومن تبعه مع أنه موجود أيضا كما يأتي في كلام الشارح قريبا "[10]

اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ توبہ کا قبول ہونا۔ یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہی منقول ہے۔

شہادت سوم۔ ونیز شامی صفحہ 450 جلد 3 میں ہے :

"[11]وكذلك كتب شيخ مشايخنا الرحمتي هنا على نسخته أن مقتضى كلام الشفاء وابن أبي جمرة في شرح مختصر البخاري في حديث «إن فريضة الحج أدركت أبي» الخ "أن مذهب أبي حنيفة والشافعي حكمه حكم المرتد، وقد علم أن المرتد تقبل توبته كما نقله هنا عن النتف وغيره ....المذهب كمذهب الشافعي قبول توبته كما هو رواية ضعيفة عن مالك وأن تحتم قتله مذهب مالك، وما عداه فإنه إنما نقل عن غير أهل المذهب
أو طرة مجهول لم يعلم كاتبها فكن على بصيرة في الأحكام، ولا تغتر بكل أمر مستغرب وتغفل عن الصواب، والله تعالى أعلم "

اس روایت سے بھی ثابت ہوا کہ توبہ کا قبول ہونا یہی مذہب ہے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا۔

شہادت چہارم۔ ونیز شامی صفحہ 454 جلد 3 میں ہے :

"حاصل کلام یہ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا کافر ہے اس کا قتل جائز ہے ائمہ اربعہ کا یہی مذہب ہے اختلاف ہے تو اس بات میں کہ اس کی توبہ قبول ہے یا نہیں؟ احناف اور شوافع کے نزدیک اس کی توبہ قبول ہے۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک توبہ قبول نہیں اسے حد کے طور پر قتل کیا جائے گا۔"

اس روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ توبہ مقبول ہوگی ان چاروں روایتوں سے صاف ثابت ہوا کہ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہی ہے کہ توبہ مقبول ہوگی اور دوسری روایت سے یہ بھی ثابت ہوا کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے بھی یہ مذہب منقول ہے لہذا ثابت ہوا کہ ائمہ اربعہ کا یہ مذہب ہے اب پوری تقریر سے معلوم ہوا کہ قرآن اور حدیث کا مقتضی بھی یہی ہے کہ توبہ مقبول ہوگی اور یہی ائمہ اربعہ کا مذہب ہے باقی رہا جواب اول سوال کے اخیر میں جو یہ بات مذکور ہے کہ جو شخص موصوف ہو بایں اوصاف ثلاثہ کہ جن میں سب نبی بھی ہے اس کو اسلام ہر گز پناہ نہیں دے گا بلکہ اس کے قتل کے درپے ہوگا سو یہ بات قابل تسلیم نہیں ہے جواب مذکور میں اس دعوے کے ثبوت میں کوئی شرعی دلیل مذکور نہیں ہے اور نہ اس کے لیے کوئی شرعی دلیل ملتی ہے اور جواب مذکور کی پہلی روایت میں جو اجماع مذکور ہے وہ سب نبی کرنے والے کے قتل کرنے کے بارے میں ہے اس کی توبہ مقبول نہ ہونے کے بارے میں نہیں ہے چنانچہ روایت مذکورہ کی عبارت سے ظاہر ہے اس کے علاوہ جواب مذکور میں جو روایات فقہیہ منقول ہیں وہ سب مخدوش ہیں۔

پہلی روایت اول تو اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس میں کسی کتاب کا حوالہ نہیں ہے اور یہ بات علت سے خالی نہیں ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ روایت شامی صفحہ 448 جلد 3 میں بحوالہ شفاء قاضی یوں مذکور ہے :

"قال أبو بكر بن المنذر: أجمع عوام أهل العلم على أن من سب النبي صلى الله عليه وسلم: «يقتل»، وممن قال ذلك: مالك بن أنس، والليث، وأحمد، وإسحق، وهو مذهب الشافعي قال القاضي عياض: وبمثله قال أبو حنيفة وأصحابه والثوري وأهل الكوفة والأوزاعي في المسلم، لكنهم قالوا: هي ردة وروى مثله الوليد بن مسلم عن مالك: وروى الطبراني مثله عن أبي حنيفة وأصحابه فيمن ينقصه ﷺ أو برىء منه أو كذبه اھا "[12]

اس عبارت میں ولید ابن مسلم کی جو روایت ہے اس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ شخص مذکور کی توبہ قبول ہوگی چنانچہ شامی میں جو اس روایت کا حاصل لکھا ہے اس میں یوں مرقوم ہے :

"ولید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے قول کی طرح نقل کیا ہے تو گویا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے دو روایتیں ہوئیں توبہ کا قبول ہونا اور نہ ہونا اور آخری قول زیادہ مشہور ہے"

تیسری وجہ یہ ہے کہ اس روایت میں عدم قبول توبہ جو امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب قرار دیا گیا ہے یہ غیر مشہور مذہب ہے اور آپ کا مشہور مذہب یہی ہے کہ توبہ قبول ہوگی چنانچہ شامی میں روایت مذکورہ کی تحت میں یوں مرقوم ہے :

"ثم إن ما نقله عن الشافعي خلاف المشهور عنه والمشهور قبول التوبة على تفصيل فيه "[13]

اور دوسری عبارت جو بحوالہ فتاوی بزازیہ منقول ہے وہ اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس کو علامہ شامی نے رد کردیا۔ ہے اور یہ کہا ہے کہ اس بارے میں بزازی سے بڑا تساہل ہوا ہے اور اسی وجہ سے عامہ متاخرین سے اس بارے میں خطا ہوئی ہے چنانچہ شامی صفحہ 450 جلد 3 میں ہے :

"والبزازي تبع صاحب السيف المسلول)الذي قاله البزازي: إنه يقتل حدا، ولا توبة له أصلا، سواء بعد القدرة عليه والشهادة، أو جاء تائبا من قبل نفسه كالزنديق لأنه حد وجب، فلا يسقط بالتوبة ولا يتصور فيه خلاف لأحد، لأنه تعلق به حق العبد إلى أن قال: ودلائل المسألة تعرف في كتاب الصارم المسلول على شاتم الرسول اه. وهذا كلام يقتضي منه غاية العجب، كيف يقول لا يتصور فيه خلاف لأحد بعد ما وقع فيه الأئمة المجتهدين مع صدق الناقلين عنهم كما أسمعناك وعروه المسألة إلى كتاب الصارم المسلول وهو ابن تيمية الحنبلي يدل على أنه لم يتصفح ما نقلناه عنه من التصريح بأن مذهب الحنفية والشافعية قبول التوبة في مواضع متعددة، وكذلك صرح به السبكي في السيف المسلول والقاضي عياض في الشفاء كما سمعته، مع أن عبارة البزازي بطولها أكثرها مأخوذ من الشفاء فقد علم أن البزازي قد تساهل غاية التساهل في نقل هذه المسألة، وليته حيث لم يقلها عن أحد من أهل مذهبنا لم استند إلى ما في الشفاء والصارم، أمعن النظر في المراجعة حتى يرى ما هو صريح في خلاف ما فهمه ممن نقل المسألة عنهم، ولا حول ولا قوة إلا بالله العليم العظيم فلقد صار هذا التساهل سببا لوقوع المتأخرين عنه في الخطأ حيث اعتمدوا على نقله وقلدوه في ذلك، ولم ينقل أحد منهم المسألة عن كتاب من كتب الحنفية، لم المنقول قبل حدوث هذا القول من البزازي في كتبنا وكتب غيرنا خلافه "[14]

و نیز روایت مذکورہ کو علامہ چلپی نے بھی رد کیا ہے چنانچہ علامہ مذکور نے خاص بزازی کے رد میں ایک رسالہ لکھا ہے چنانچہ شامی صفحہ 451۔ جلد 3 میں ہے :

"حسام جلبي ورسالته في الرد على البزازي، وما فيها من تتبع كتب الحنفية، وبيان الغلط ومنشئه: ألف العلامة النحرير الشهير بحسام جلبي رسالة في الرد على البزازي وقال في آخرها: (وبالجملة قد تتبعنا كتب الحنفية فلم نجد القول بعدم قبول توبة الساب عندهم سوى ما في البزازية، وقد علمت بطلانه ومنشأ غلطه أول الرسالة"[15]

اور چوتھی روایت جو بحوالہ اشباہ منقول ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس کو علامہ حموی نے حاشیہ اشباہ میں رد کردیا ہے چنانچہ شامی صفحہ 451 جلد 3 میں ہے :

"قال الحموي في حاشية الأشباه نقلا عن بعض العلماء: (إن ما ذكره صاحب الأشباه من عدم قبول التوبة مقدا نكره عليه أهل عصره وأن ذلك إنما يحفظ لبعض أصحاب مالك كما نقله القاضي عياض

وغیرہ أما علی طریقتنا فلا "[16]

اورچوتھی روایت جو بحوالہ فتح القدیر مذکور ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس کو علامہ شامی نے رد کردیا ہے چنانچہ شامی صفحہ 52۔ جلد3 میں ہے :

"توجانتاہے کہ یہ قاضی عیاض کے قول پر مبنی ہے کہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں ہے اور بزازی نے بھی اس کی اتباع کی ہے اور یہ توتواچھی طرح جانتاہے کہ ہمارا مذہب اس کے خلاف ہے اور قاضی عیاض نے بھی اس کی تصریح کی ہے "

اور پانچویں روایت جو بحوالہ بسوط منقول ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس میں دو ہی روایتیں مذکور ہیں ایک تو عثمان بن کنانہ کی اور دوسری ابن مصعب کی اور دونوں ہی مخدوش میں پہلی روایت تو اس وجہ سے مخدوش ہے ہ اس میں عدم قبول توبہ کا ذکر ہی نہیں ہے کیونکہ اس میں صرف لم یستتب کا لفظ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ توبہ طلب نہیں کی جاوے گی اور اس کے بعد جو تفیر کے طور پر (اولم تقبل توبۃ) لکھا ہے یہ کسی طرح معتبر نہیں ہوسکتا کیونکہ اصل لفظ کے بالکل خلاف ہے اور دوسری اس وجہ سے مخدوش ہے کہ ظاہر میں یہ وہی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ جن سے قبول توبہ بھی منقول ہے جیسا کہ روایت اول کے جواب میں مذکور ہوچکا ہے۔ اور چھٹی روایت جو بحوالہ صارم مسللول منقول ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس سے صرف اتنا ثابت ہوتا ہے کہ حنبلیوں کا مذہب یہ ہے کہ توبہ مقبول نہ ہوگی چنانچہ سب نبی کرنے والے کی توبہ مقبول نہیں لیکن اس کے نیچے متصل ہی یہ بھی لکھا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ۔ اورامام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ توبہ مقبول ہوگی چنانچہ جواب میں جو فقہی شہادتیں لکھی گئی ہیں ان میں شہادت دوم میں پوری عبارت موجود ہے جبکہ دواماموں کا مذہب یہ ہواکہ توبہ مقبول ہوگی تو صرف حنبلیوں کے مذہب کو کوئی ترجیح نہیں کہ حجت کے طور پر نقل کیا جاوے۔

اور ساتویں روایت جو بحوالہ شامی منقول ہے اس وجہ سے مخدوش ہے کہ اس میں جو بیچ کا جملہ ہے۔ یعنی :

"والمشہور عن أحمد عدم قبول توبتہ "[17]

اس کے بعد یہ جملہ بھی ہے وعنہ روایہ بقبولھا جو نقل کرنے میں چھوڑدیا گیا ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے قبول توبہ کی روایت منقول ہے اور اس روایت میں جو اخیر کا جملہ ہے۔ یعنی (وقال ابوالخطاب) اس کے بعد یہ جملہ بھی ہے :

"وقال أبو حنیفۃ والشافعی : تُقتبل توبتہ فی الحالین "

جو نقل کرنے میں چھوڑدیا گیا ہے۔ جس سے ثاب ہوتا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب یہ ہے کہ توبہ مقبول ہوگی اور جب ان دونوں اماموں کا یہ مذہب ٹھیرا تو صرف ابوالخطاب کے قول کو کوئی ترجیح نہیں کہ دلیل کے طور پر نقل کیا جاوے اس چھٹی روایت کی نقل میں نہایت قطع وبرید ہوئی ہے کیونکہ اس روایت کے پہلے جملے (واما الحنابلہ) اور اخیر جملہ (وقال ابوالخطاب) کے درمیان اصل کتاب شامی میں کوئی چھ سطریں حائل ہیں اور دونوں جملے ماقبل اور مابعد سے کاٹ کاٹ کر نقل کیے گئے ہیں۔ اس روایت کی نسبت جو کچھ لکھا گیا ہے اس کی تصدیق فقہی شہادتوں میں پہلی اور دوسری شہادت میں موجود ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم حررہ ابومحمد عبدالحق اعظم گڑھی عفی عنہ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1]۔ علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا یا ان کی شان میں گستاخی کرنے والا کافر ہے اس کے لیے اللہ کے عذاب کی وعید ہے اور اُمت کے نزدیک اس کے لیے حکم قتل ہے اور جو اس کے کفر یا عذاب میں شک کرے وہ خود کافر ہے۔

[2] ۔ اور جو شخص اسلام کے سوا کوئی دین اختیار کرے گا تو وہ اس سے قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھائے گا۔

[3] ۔ وہ لوگ کافر ہیں کہ جو کہتے ہیں کہ مسیح ابن مریم علیہ السلام ہی خدا ہے (آیت) اور وہ لوگ کافر ہیں جو کہتے ہیں کہ خدا تین میں سے تیسرا ہے حالانکہ خدا صرف ایک ہی ہے۔

[4] ۔ابوبرزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تھا آپ ایک آدمی پر سخت ناراض ہوئے میں نے کہا مجھے اجازت دیں میں اسے قتل کر دوں ۔ میرے اس کہنے سے آپ کا غصہ فرو ہوگیا، مجھے اندر بلایا اور کہا تونے کیا کلمہ کہا تھا ۔ میں نے اپنی بات دہرائی کہنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ناراض کرنے والے کے سوا کسی اور کو قتل نہیں کیا جاسکتا ۔ قاضی ابوبکر بن منذر کہتے ہیں کہ تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کیا جائے مالک بن انس ۔ لیث بن سعد ۔ اما احمد اسحاق بن راہویہ ۔ امام شافعی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب تھا ۔ اوران کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں ہے ابوبکر فارسی شافعی کا قول ہے کہ جو شخص نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کوئی تہمت لگائے وہ بالاتفاق علماء کافر ہے اگر توبہ کرجائے تو پھر بھی اس کو قتل کیا جائے کیونکہ اس کی تہمت کی سزا قتل ہے ۔ اور قذف کی حد توبہ سے ساقط نہیں ہوتی ہارون رشید نے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کے متعلق عراقیوں کا فتوی ہے کہ اس کو کوڑے لگائے جائیں کیا یہ صحیح ہے ؟ توامام مالک رحمۃ اللہ علیہ غصے میں بپھرگئے اور کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو درکنار صحابہ کو گالی دینے والے کو بھی قتل کیا جائے ۔

[5] ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنا دین بدل دے اس کو قتل کردو اور فرمایا مسلمان آدمی کا خون صرف تین چیزوں سے ۔

1۔شادی شدہ ایسا کرے تو اس کو سنگسار کردیا جائے ۔

2۔قاتل کو مقتول کے بدلے کیا جائے ۔

3۔یا دین چھوڑ کر جماعت سے الگ ہوجائے ۔

[6] ۔ترک دین اور جماعت سے الگ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ دین اسلام سے مرتد ہوجائے ۔

[7] ۔ مرتد ہونا اسلام سے تعلق منقطع کرنے کا نام ہے ۔ خواہ قول سے ہو یا فعل اور نیت سے ۔ تمام ائمۃ کا اتفاق ہے جو اسلام سے مرتد ہوجانے اس کے لیے قتل واجب ہے ۔

[8]۔قاضی ابوبکر نے کہا تمام اہل علم کا اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا قتل کیا جائے امام مالک لیث بن سعد ۔ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ ۔ اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ ۔ اور ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی مذہب ہے اوران کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں ہے ۔

[9]۔شیخ تقی الدین سبکی نے اپنی کتاب "السیف للسلول" میں لکھا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والا اگر دوبارہ مسلمان نہ ہو تو اسے قتل کردیا جائے اور اگر اسلام لے آئے تو اگر اس نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر تہمت لگائی ہو تو تین طرح کے اقوال ہیں "

1۔اسے قتل کیا جائے گا۔

2۔اسے کوڑے لگائے جائیں۔

3۔اسے معاف کردیا جائے۔

اوراگر تہمت نہ ہو تو احناف اور شوافع کے نزدیک اس کی توبہ قبول ہے ۔ حنابلہ اور مالکیہ کا ایک قول یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اور دوسرا یہ کہ اس کی توبہ قبول ہے ۔

[10]۔امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ نے صارم المسلول میں لکھا ہے کہ حنابلہ کی ایک جماعت کا مذہب ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کردیا جائے اور اس کی توبہ قبول نہ کی جائے خواہ وہ مسلمان ہو یا کافر ۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اگر مسلمان ہے تو اس سے توبہ کرائی جائے اگر توبہ کرے تو فبہا ورنہ اسے مرتد کی طرح قتل کردیا جائے ۔ اگر ذمی ہو تو اس کا عہد نہیں ٹوٹے گا ابوالخاب نے کہا اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ پر تہمت لگائے تو اس کی توبہ قبول نہ کی جائے اگر کافر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دے اور پھر مسلمان ہوجائے تو اس کے متعلق دو روایتیں ہیں ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ اس کی توبہ قبول کرتے ہیں امام مالک رحمۃ

اللہ علیہ اور احمد رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں اور قتل کیا جائے گا۔ لیث بن سعد کا بھی یہی مذہب ہے قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ نے کہا سلف میں جمہور علماء کا یہی مذہب تھا امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا ایک قول یہی ہے اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ سے ایک روایت یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول کی جائے اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا مشہور قول یہی ہے یہ روایت صریحاً دلالت کر رہی ہے کہ احناف کے نزدیک متفقہ طور پر اس کی توبہ قبول ہے۔

[11]۔ قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ اور ابن ابی جمرہ کے قول کا خلاصہ شرح بخاری میں تحت حدیث: «إن فريضة الحج أدركت أبي» یہ ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کے لیے مرتد کا حکم تجویز کرتے ہیں اور یہ تو معلوم ہے کہ مرتد کی توبہ قبول ہے امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا مذہب بھی شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا طرح ہے۔

[12]۔ ابو بکر بن منذر نے کہا کہ علماء کا اتفاق ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کو قتل کیا جائے۔ مالک بن انس۔ لیث۔ احمد۔ اسحاق۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہی قول ہے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ان کے شاگرد ثوری اور اہل کوفہ واوزاعی کا بھی یہ قول ہے لیکن وہ اسے مرتد کہتے ہیں اور مرتد کی توبہ قبول کرتے ہیں۔

[13]۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ سے جو عدم قبول توبہ نقل کیا گیا ہے یہ ان کے مشہور قول کے خلاف ہے ان کا مشہور قول یہی ہے کہ اس کی توبہ قبول ہے۔

[14]۔ بزازی نے کہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہیں ہے اسے حد کے طور پر قتل کیا جائے گا خواہ وہ توبہ از خود کرے یا ڈر کر کرے اور اس میں کسی کا بھی اختلاف نہیں ہے کیونکہ اس میں بندے کا حق ہے۔ بزازی کا یہ کلام بڑا عجیب ہے معلوم نہیں اس نے کس طرح کہہ دیا ہے کہ اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے حالانکہ مجتہدین کا اس میں اختلاف موجود ہے بزازی نے اس قول کو امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ حنبلی کی طرف منسوب کیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ ہماری نقل کردہ تصریحات کی طرف انہوں نے توجہ نہیں کی کہ احناف وشوافع اس کی توبہ کے قائل ہیں۔ قاضی عیاض نے اور سبکی نے اس کی تصریح کی ہے اور بڑے تعجب کی بات یہ ہے کہ بزازی نے قاضی عیاض ہی سے زیادہ تر اس کو نقل کیا ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بزازی نے اس مسئلہ میں انتہائی تعامل سے کام لیا ہے کاش کہ وہ صارم اور سبکی کی طرف رجوع کرنے کی بجائے اصل دلائل کی طرف توجہ کرتا تو اس پر اصل حقیقت منکشف ہو جاتی۔ بزازی کا یہی تساہل بعد میں آنے والے فقہاء کے لیے مغالطہ کا سبب بن گیا کہ انہوں نے اس پر اعتماد کر کے تقلید کی۔ اور کسی نے بھی اصل کتب کی طرف رجوع کرنے کی زحمت نہ اٹھائی اگر وہ توجہ کرتے تو احناف اور دوسرے مذاہب کی کتب میں اس کے خلاف دلائل معلوم کر لیتے۔

[15]۔ کتاب نور العین جو کہ چلپی نے بزازی کے رد میں رسالہ لکھا ہے تحریر ہے کہ ہم نے حنفیہ کی کتابیں کھنگال ڈالیں ہمیں تو کوئی ایسا قول نہیں ملا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالی دینے والے کی توبہ قبول نہیں ہے صرف بزازی نے لکھا ہے اور اس کو جہاں سے غلطی لگی ہے وہ بھی ہم نے شروع رسالہ میں بیان کر دیا ہے۔

[16]۔ حمودی نے حاشیہ اشباہ میں لکھا ہے کہ بعض علماء نے کہا ہے کہ صاحب الاشباہ نے جو عدم قبول توبہ بیان کیا ہے اس کے زمانہ کے علماء نے اسکی تردید کی تھی امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے بعض پیرو اس کے ضرور قائل ہیں۔ (ہمارے) احناف کے علماء میں سے تو کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔

[17]۔ امام احمد سے مشہور قول یہی ہے کہ اس کی توبہ قبول نہیں اور دوسرا قول یہ ہے کہ اس کی توبہ قبول ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی نذیریہ

جلد 2، کتاب التوبہ : صفحہ : 54